از عدالتِ عظمیٰ[1]

سٹیٹ آف کیرالہ

بنام

کے موئیدین کٹی و دیگران

تاریخ فیصلہ: 11 مارچ، 1996

[کے راما سوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

کیرالہ لینڈ ریفارمز ایکٹ 1961:

تعلق لینڈ بورڈ-اس کے ذریعے منظور کردہ حکم کی نظر ثانی کا اختیار- مدعاعلیہ کو اضافی زمین کا مالک قرار دینے کا حکم-حتمی حیثیت حاصل کرنے کا حکم-تعلق بورڈ کی طرف سے منظور کیا گیا دوسرا حکم جس میں کہا گیا تھا کہ زمین کا کچھ حصہ کرایہ داروں کے قبضے میں ہے اور باقی زمین نجی جنگلاتی زمین ہے اور اس لیے اس کے پاس اضافی زمین کا قبضہ نہیں ہے-زمین کا کچھ حصہ اس بنیاد پر نجی جنگل میں تھا کہ سٹلمنٹ آفیسر نے زمین پر قبضہ نہیں کیا تھا-دوسرے حکم کو عدالت عالیہ نے نظر ثانی میں برقرار رکھا-اپیل-عدالت کی طرف سے لیا گیا نظریہ پائیدار نہیں تھا-عدالتِ عالیہ نے اس مسئلے کو نظر انداز کر دیا کہ تعلق بورڈ نے متعلقہ حقائق پر غور نہیں کیا ہے-تعلق کا پہلا حکم نظر انداز کرنا اور دوسرے حکم میں یہ کہنے میں غلط تھا کہ بیان کنندہ کے پاس اضافی زمین کا قبضہ نہیں تھا-اضافی زمین پر قبضہ کرنے میں ناکامی ایک پہلو ہے اور مذکورہ زمین کو نجی جنگل قرار دینا دوسرا پہلو ہے-زمین پر قبضہ کرنے میں ناکامی درحقیقت یہ ثابت نہیں کرتی کہ زمینیں نجی جنگلاتی اراضی ہیں-عدالت عالیہ اور تعلق بورڈ کے احکامات کو کالعدم قرار دیا گیا—معاملہ نئے سرے سے جانچ کے لیے بھیج دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4737، سال 1996۔

سی آر پی نمبر 1399، سال 1987 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے 27.10.92 کے فیصلے اور حکم سے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل کنندہ کے لیے ایم ٹی جیو گر۔

جواب دہندگان کے لیے کے سوکمارن اور این سدھا کرن۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

ہم نے دونوں طرف سے فاضل وکلاء کو سنا ہے۔

اجازت دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل ایرناکولم میں کیرالہ کی عدالت عالیہ کے 27 اکتوبر 1992 کو سی آر پی نمبر میں دیے گئے حکم سے پیدا ہوتی ہے۔ تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ کیرالہ لینڈ ریفارمز ایکٹ 1961 کے تحت بیان کنندہ کے موئدین کٹی کے پاس تھرواماپاڈی گاؤں میں 3171.53 ایکڑ اضافی زمین تھی۔ یہ نتیجہ تعلق لینڈ بورڈ، کوزی کوڈ نے ایکٹ کے تحت 29 مارچ 1985 کے اپنے حکم نامے میں درج کیا۔ یہ حکم حتمی ہو گیا۔ اس کے بعد، تعلق لینڈ بورڈ نے معاملہ دوبارہ کھول دیا اور 5 اگست 1986 کے حکم سے پتہ چلا کہ 877 کرایہ دار 1726.90 ایکڑ زمین پر قابض تھے اور 1444.63 ایکڑ ایک نجی جنگل تھا۔ نتیجتاً، کے موئدین کٹی زمین سے زیادہ نہیں تھا۔ 8 اگست 1986 کے اس حکم کو نظر ثانی میں چیلنج کیا گیا۔ واحد جج نے تعلق لینڈ بورڈ کے ذریعے منظور کیے گئے دوسرے حکم کے حکم کو برقرار رکھتے ہوئے نظر ثانی کو خارج کر دیا۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

ہم سمجھتے ہیں کہ عدالت عالیہ کا نظریہ مکمل طور پر غیر قانونی ہے اور اسے برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ تعلق لینڈ بورڈ کے حکم سے یہ واضح نہیں ہے کہ ہر کرایہ دار کے قبضے میں کتنی اراضی تھی اور کیا یہ ایکٹ کے نافذ ہونے سے پہلے تھی یا انہیں کوئی خریداری کا سرٹیفکیٹ دیا گیا تھا وغیرہ۔ تعلق لینڈ بورڈ نے تمام تفصیلات کو خوشگوار طریقے سے مبہم رکھا۔ عدالت عالیہ نے معاملے کے اس پہلو کو نہیں دیکھا اور حکم کی تصدیق کرنے کا فیصلہ کیا۔ مزید 1444.63 ایکڑ مذکورہ زمین نجی جنگل پائی گئی جس کے نتیجے میں سٹلمنٹ افسر نے زمین پر قبضہ نہیں کیا تھا۔ یہ نتیجہ بھی مکمل طور پر غیر قانونی ہے۔ بیان کنندہ کے موئدین کٹی کے لیے 29 مارچ 1985 کو تعلق لینڈ بورڈ کی طرف سے منظور کیے گئے اصل حکم کو چیلنج کرنے کے لیے کھلا تھا جس میں اعلان کیا گیا تھا کہ وہ زمین سے تجاوز کر گیا ہے؛ لیکن اس نے حکم کو چیلنج نہیں کیا۔ کیا تعلق لینڈ بورڈ کے لیے اس حکم کے پیچھے جانا اور یہ بیان کرنا درست تھا کہ بیان کنندہ اس وجہ سے زمین سے زیادہ نہیں تھا کہ 1444.63 ایکڑ اراضی کا قبضہ نہیں لیا گیا تھا اور

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس لیے یہ نجی جنگل کا ہے۔ اضافی زمین پر قبضہ کرنے میں ناکامی ایک پہلو ہے اور مذکورہ زمین کو نجی جنگل قرار دینا دوسرا پہلو ہے۔ زمین پر قبضہ کرنے میں ناکامی در حقیقت یہ ثابت نہیں کرتی کہ یہ زمینیں نجی جنگلاتی اراضی ہیں۔ یہ مالک کے لیے اسے چیلنج کرنے کے لیے کھلا تھا لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ بد قسمتی سے، عدالت عالیہ نے بھی اس پہلو پر غور نہیں کیا تھا اور نہ ہی لینڈ ریفارمز ایکٹ کے دائرہ کار سے اس پہلو کا جائزہ لیا تھا۔ عدالت عالیہ اور تعلق لینڈ بورڈ کے احکامات کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ یہ معاملہ عدالت عالیہ کو اس حد تک بھیجا جاتا ہے جس حد تک زمین زیر احاطہ ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس پر 877 کرایہ داروں کا قبضہ ہے۔ عدالت عالیہ سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ تعلق لینڈ بورڈ سے مطالبہ کرے کہ وہ تمام نام نہاد کرایہ داروں اور اپیل کنندہ کو نوٹس جاری کرے اور انہیں معقول موقع دینے کے بعد یہ طے کرے کہ زمین پر قبضہ کرنے والے کرایہ دار کون ہیں اور وہ کس حد تک اور کب قبضے میں آئے وغیرہ۔ تعلق لینڈ بورڈ کو اپیل گزار کو موقع دینا چاہیے کہ وہ نام نہاد کرایہ داروں کی طرف سے پیش کردہ شواہد کی تردید کرے اور ریکارڈ شدہ حقائق کو عدالت عالیہ میں منتقل کرے۔ عدالت عالیہ وہاں معاملے کی نئے سرے سے جانچ پڑتال کرے گی اور پھر قانون کے مطابق سوال کا فیصلہ کرے گی۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔ سینئر وکیل جناب کے سوکمارن نے کہا ہے کہ ان کے مؤکلوں کو تعلق لینڈ بورڈ کی طرف سے خریداری کا سرٹیفکیٹ دیا گیا ہے۔ یہ ان کے لیے کھلا ہوگا کہ وہ اسے عدالت عالیہ کے سامنے رکھیں اور عدالت عالیہ سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اسے قانون کے مطابق نمٹائے۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document